Digitized By Khilafat Library Rabwah

ٹیلیفون نمبر ۹ — رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ — عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل قادیان

ایڈیٹر رحمت اللہ خان شاکر — یوم پنجشنبہ

پتہ: اخبار اور انتظامی امور کے متعلق خط و کتابت بنام مینیجر الفضل

جلد ۳۰ | ۳ ماہ فتح ۱۳۲۱ ہش | ۲۳ ذوالقعدہ ۱۳۶۱ھ | ۳ ماہ دسمبر ۱۹۴۲ء | نمبر ۲۸۱

مدینۃ المسیح

قادیان یکم ماہ فتح ۱۳۲۱ ہش بسیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق ۶ بجے شام کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کو پاؤں میں درد اور ضعفِ قلب کی شکایت ہے۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دُعا فرمائیں۔

حضرت اُم المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت ہنوز علیل ہے۔ صحت کے لئے دُعا کی جائے۔

خاندان حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ میں خیر و عافیت ہے۔ الحمد للہ۔

جناب مولوی عبدالرحیم صاحب نیر مبلغ بریاست حیدرآباد و ریاست میسور علاقہ کاٹھیاواڑ اور جے پور وغیرہ کے تبلیغی دورہ سے واپس آ گئے۔

روزنامہ الفضل قادیان — ۲۳ ماہ ذوالقعدہ ۱۳۶۱ھ

ہندو اور سکھ کبھی ایک نہیں ہو سکتے

ہندو قوم پروپیگنڈا کے فن میں خوب ماہر ہے۔ اور زمانہ کی ہوا کے رُخ کے ساتھ چلنے کے عادی ہندو دھرم اور سکھ ازم میں بنیادی اختلافات اور دونوں قوموں کے عملاً ایک دوسرے سے جدا ہونے کے باوجود اپنی مخصوص سیاسی اغراض کی تکمیل کے لئے ہندو پریس آج کل ان دونوں کو ایک ہی قوم کے دو فرقے ثابت کرنے کی کوشش میں لگا ہوا ہے۔ اور اس سلسلہ میں بعض اخبار تو عجیب و غریب باتیں شائع کر رہے ہیں چنانچہ "ملاپ" نے اس بارہ میں جو سلسلہ مضامین شروع کر رکھا ہے۔ اس کے دوران میں وہ لکھتا ہے۔ کہ:-

"ان (ہندوؤں اور سکھوں) کی کلچر ایک ہے۔ گورو ایک ہیں۔ سوشل سائیکالوجی ایک ہے۔ . . . . شری گورو نانک دیو جی۔ اور گورو گوبند سنگھ جی کے لئے جتنی بھگتی اور شردھا ماسٹر تارا سنگھ جی کے دل میں ہے۔ اتنی ہی میرے دل میں بھی ہے . . . . . کوئی بھی ہندو ایسا نہیں جس کا سر ان پنج گوروؤں کا نام لیتے ہی عقیدت سے جھک نہ جائے" (۲۶ نومبر)

اگر کسی سناتنی ہندو اخبار میں اس قسم کی باتیں شائع ہوتیں۔ تو یہ سمجھا جا سکتا تھا۔ کہ مضمون نگار اصل حالات سے ناواقف۔ اور کسی غلط فہمی کا شکار رہے لیکن "ملاپ" ایک آریہ سماجی اخبار ہے اور اس کے مالک لالہ خوشحال چند خورسند کا شمار آریہ سماجی لیڈروں میں ہوتا ہے۔ وہ بڑے سرگرم آریہ سماجی ہیں۔ اور کسی آریہ سماجی اخبار کے لئے یہ زیبا نہیں کہ سکھوں کے بارہ میں اور سکھ گوروؤں کے بارہ میں اس قسم کی عقیدت کا اظہار کرے۔ اگر کسی کی طرف سے ایسا اظہار ہو۔ تو حالات سے واقف لوگ یہ سمجھنے پر مجبور ہوں گے۔ کہ یہ ریاکاری اور منافقت مطلب برآری کے لئے کی جا رہی ہے آریہ سماج کے بانی سوامی دیانند جی سکھ گوروؤں کے متعلق جو کچھ لکھ گئے ہیں۔ وہ جب تک دُنیا میں باقی ہے۔ اس وقت تک کوئی غیرت مند سکھ اس مجبوری کو ماننے کے لئے تیار نہیں ہو سکتا۔ کہ سکھ اور ہندو "دونوں ایک ہیں" اور کوئی آریہ سماجی دیانت داری کے ساتھ یہ نہیں کہہ سکتا۔ کہ "شری گورو نانک جی" کے لئے اس کے دل میں اتنی ہی شردھا ہے جتنی کہ کسی سکھ کے دل میں ہو سکتی ہے آریہ سماج کے بانی نے حضرت بابا نانک علیہ الرحمۃ کے متعلق جو کچھ لکھا ہے۔ اس کا کچھ نمونہ ہم ذیل میں پیش کرتے ہیں:-

"نانک جی کا مدعا تو اچھا تھا لیکن علمیت کچھ بھی نہیں تھی . . . . چاہتے تھے۔ کہ ہیں سنسکرت میں بھی قدم رکھوں لیکن بغیر پڑھے سنسکرت کیسے آ سکتی ہے۔ ہاں ان گنواروں کے سامنے کہ جنہوں نے سنسکرت کبھی سنی بھی نہیں تھی سنسکرتی بنا کر سنسکرت کے بھی پنڈت بن گئے ہوں گے . . . .

. . . . انہیں اپنی شہرت کی خواہش ضرور تھی۔ جب کچھ خود پسندی تھی۔ تو عزت و شہرت کے لئے کچھ دمبھ (ریاکاری) بھی کیا ہوگا"

(ستیارتھ پرکاش باب ۱۱ صفحہ ۴۰۰)

سکھوں کے متعلق لکھا ہے:-

"بُت پرستی تو نہیں کرتے لیکن اس سے بڑھ کر گرنتھ کی پرستش کرتے ہیں۔ کیا یہ بُت پرستی نہیں ہے۔ جیسے مورتی والوں نے اپنی دوکان سجا کر روزی کی صورت نکالی ویسے ہی ان لوگوں نے بھی کر لی ہے ان سب نے کھانے پینے کا بکھیڑا بہت سا ہٹا دیا ہے۔ جیسے اس کو ہٹایا۔ ویسے شہرت پرستی اور تکبر کو بھی ہٹا کر ویدمت کی ترقی کریں۔ تو بہت اچھی بات ہے" صفحہ ۴۰۱

گورو نانک علیہ الرحمۃ نے ویدوں کے متعلق کہا ہے:-

"وید پڑھت برہما مرے چاروں وید کہانی"

اس کا ذکر کرتے ہوئے سوامی جی نے لکھا ہے۔ کہ:- "جو چاروں ویدوں کو کہانی کہے۔ اس کی سب باتیں کہانی ہیں"

(ستیارتھ پرکاش صفحہ ۴۰۰)

سکھوں کی مذہبی کتابوں جنم ساکھی وغیرہ میں درج شدہ بعض باتوں کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے۔ کہ "بھلا یہ گپوڑے نہیں۔ تو کیا ہیں" (صفحہ ۴۰۱)

اس کے علاوہ سوامی جی نے گرنتھ صاحب کے متعلق بھی اظہار رائے کیا ہے۔ لکھا ہے "کتنے ہی گدی والوں نے اپنی عبارت بنا کر گرنتھ میں ملا دی ہے"

اور بھی بہت کچھ لکھا گیا ہے۔ لیکن بطور مثال اتنا ہی کافی ہے۔ اور ہم اسے پیش کر کے آریہ سماجی اخباروں سے جو "ہندو اور سکھ ایک ہی ہیں" کی رٹ لگائے جا رہے ہیں۔ یہ پوچھتے ہیں۔ کہ کیا اپنے پیشوا کی ان واضح تحریروں کے ہوتے ہوئے آپ دیانت داری سے یہ کہہ سکتے ہیں۔ کہ دونوں کے گورو ایک ہیں اور جتنی بھگتی اور شردھا شری گورو نانک جی کے لئے کسی بڑے سے بڑے سکھ کے دل میں ہو سکتی ہے۔ اتنی ہی آپ کے دل میں ہے ہرگز نہیں۔ یہ دورنگی درست نہیں اگر آپ واقعی شری گورو نانک جی سے عقیدت رکھتے ہیں تو صاف اعلان کیجئے۔ کہ سوامی دیانند جی نے جو کچھ لکھا غلط لکھا۔ وہ ماننے کے قابل نہیں اور ہمارا اس پر ایمان نہیں۔ اور پھر سکھوں کو یہ کہنے کا موقعہ نہ دیں کہ آپ بھی ان گوروؤں کی ویسی ہی عزت کرتے ہیں جیسی کہ سکھ کرتے ہیں۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

ہم سمجھتے ہیں جب تک سوامی دیانندجی کے یہ الفاظ باقی ہیں۔ کوئی غیرت مند سکھ ہندوؤں سے مل نہیں سکتا۔ سکھ اپنے گوروؤں اور بزرگوں کی بہت عزت کرنے والی قوم ہے۔ اور وہ ان لوگوں کے ساتھ کبھی اتحاد نہیں کرسکتی۔ جو ایسی بے باکی سے ان کے بزرگوں کی توہین کے مرتکب ہوتے ہیں۔ وہ جنگل کے درندوں سے صلح کرسکتی ہے۔ سانپوں اور بچھوؤں سے صلح کرسکتی ہے۔ مگر اس قوم سے ہرگز نہیں کرسکتی۔ جو سکھ ازم کے بانی کو نعوذ باللہ ریاکار اور مکار قرار دیتی ہے۔

جماعت احمدیہ حضرت گورونانک علیہ الرحمۃ کو ایک مسلمان ولی اللہ سمجھتی ہے۔ اور یہ وہ عزت کا مقام ہے جو ایک مسلمان کسی کو دے سکتا ہے۔ حضرت گورونانک رح کے ساتھ ہماری یہ عقیدت سامنے رکھتے ہوئے سکھ بھائیوں کو غور کرنا چاہیئے کہ کونسی قوم ان کے زیادہ قریب ہے۔ اور وہ دونوں میں سے کس کے زیادہ قریب ہیں۔ ان کے جو سکھ بزرگوں اور اس مذہب کے بانی نعوذ باللہ نہائت نامناسب اور دلآزار رنگ میں یاد کرتی ہے۔ یا ان کے جو اس کے بانی کو ایک مسلم بزرگ اور ولی اللہ یقین کرتی ہے۔ ان دونوں میں موازنہ کرکے وہ صحیح صورت کا اندازہ کرسکتی ہے۔

سردار محمد یوسف صاحب ایڈیٹر "نور" والئے بھوپال کے حضور

۲۸ نومبر کو ½۱۲ بجے بعد دوپہر ہزہائی نس نواب صاحب بھوپال نے گورنمنٹ ہاؤس لاہور میں سردار محمد یوسف صاحب کو آدھ گھنٹہ ملاقات کا شرف بخشا۔ اور شاہانہ اخلاق سے پیش آئے۔ نہ صرف یہی کہ سردار صاحب کے کلام مجید کے گورمکھی و ہندی تراجم کو قبول فرمایا۔ بلکہ ان سے پڑھوا کر بھی سنا۔ اور سنکر بہت ہی خوش ہوئے اور فرمایا کہ اس کام کی بہت ضرورت تھی۔ ہزہائی نس واپسی پر دروازہ تک تشریف لائے۔ باوجود عدیم الفرصتی کے سردار صاحب کو ملاقات کا شرف بخشا۔

اخبار احمدیہ

درخواست ہائے دعا (۱) بھائی محمود احمد صاحب میڈیکل پریکٹیشنر قادیان کو گھوڑی سے گرجانے سے بہت سی چوٹیں آئی ہیں۔ (۲) خواجہ عبدالحمید صاحب ڈیرہ دون کے والد خواجہ غلام نبی صاحب ۱۵ یوم سے بیمار ہیں مبتلا ہیں۔ (۳) اعجاز احمد قمر جالندھر ۲ روز سے بعارضہ بخار بیمار ہے نیز ان کی والدہ صاحبہ کی صحت کبھی خراب رہتی ہے انکی صحت کیلئے (۴) نصیر الدین احمد صاحب بنگو سرائے کے دو لڑکے محمد نور عالم و محمد منصور عالم اور دو بھتیجے سعید اختر و مجید اختر امتحان دیتے والے ہیں انکی کامیابی کیلئے اور شیخ محمد الدین صاحب مختار عام صدر انجمن احمدیہ سلسلہ کے ایک کام کی سرانجام دہی کے لئے چندوسی صوبہ یوپی میں گئے ہوئے ہیں اس کام کی تکمیل میں بعض شرارتوں کی وجہ سے کچھ روکاوٹ اور دیر ہو رہی ہے اس کام کی تکمیل کے لئے احباب دعا فرمائیں۔

(۶) میاں محمد لطیف صاحب فلائنگ آفیسر کوہاٹ میں ۸ ماہ مقیم رہے ہیں۔ اب وہ رسالپور تبدیل ہوکر چلے گئے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ ان کا یہ تبادلہ دینی و دنیاوی برکات کا موجب ہو۔

ولادت: ۲۵ نومبر کو خاکسار کے ہاں لڑکی تولد ہوئی [illegible]

811	Maryam Saltpond	
812	Maryam	"
813	Alisa	"
814	Bussari	"
815	Hawa	"
816	Yusuf	"
817	Issa	"
818	Ibrahim	"
819	Hajira	"
820	Abdur Rahman	

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

بیرون ہند کے مندرجہ ذیل اصحاب حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ہاتھ پر بیعت کرکے داخل احمدیت ہوئے۔

741	Kofie Boomah Saltpond Africa		776	Noor Ahmad Saltpond Africa	
742	Kareem	"	777	Abdullah	"
743	Sarah	"	778	Kamaluddin	"
744	Usman	"	779	Salamat	"
745	Yusaf	"	780	Lateef	"
746	Abina	"	781	Ayyub	"
747	Salamat	"	782	Dawood	"
748	Raheema	"	783	Yusuf	"
749	Habeeba	"	784	Abdullah	"
750	Salamat	"	785	Adam	"
751	Alisa	"	786	Habeeba	"
752	Ali	"	787	Hawa	"
753	Adam	"	788	Hawa	"
754	Mohammad	"	789	Ayyub	"
755	Ahmad	"	790	Maimuna	"
756	Adam	"	791	Abubekr	"
757	Abubekr	"	792	Yusuf	"
758	Kwesi Botwia	"	793	Ayesha	"
759	Kwamin	"	794	Ayesha	"
760	Yaqub	"	795	Ibrahim	"
761	Shuaib	"	795	Maryam	"
762	Abdal Karim	"	797	Nusrat	"
763	Fatima	"	798	Sera	"
764	Yusaf	"	799	Usman	"
765	Imbakohomboh	"	800	Hawa	"
766	Mohammad	"	801	Dawood	"
767	Mohmud	"	802	Abdallah	"
768	Usman	"	803	Teidu	"
769	Ali	"	804	Sera	"
770	Hawa	"	805	Adam	"
771	Ishaque	"	806	Sera	"
772	Adam	"	807	Sera	"
773	Fareed	"	808	Abdullah	"
774	Ishaque	"	809	Issa	"
775	Suleman	"	810	Musa	"

310

"کمترین کا بیڑا غرق ہوگیا" (الہام حضرت مسیح موعود)

از حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب

Digitized By Khilafat Library Rabwah

ابھی کل کی بات ہے۔ کہ فرانس کس قدر طاقت ور اور مضبوط سلطنت تھی۔ اس کی نوآبادیاں کتنی قیمتی اور مفید تھیں۔ اس کی تجارت کتنے عروج پر تھی۔ اس کی فوج کتنی عالی شان تھی۔ اس کا ہوائی بیڑہ کس قدر مضبوط تھا۔ اور اس کا سمندری بیڑہ کیسا طاقت ور تھا۔ فرانس کی عظمت اس کی تنظیم اس کی قوت۔ اس کی دولت کس قدر قابل رشک تھی۔ دنیا کی اول درجہ کی سلطنتوں میں اس کا شمار تھا۔ اور وہ ایسی طاقت کا مالک تھا۔ جس نے پہلی جنگ عظیم میں قیصر ولیم اور بسمارک کی پیدا کردہ اسٹروجرمن امپائر کو ٹکڑے ٹکڑے کرکے اپنا سکہ دنیا کی تمام قوموں پر بٹھا دیا تھا۔ غرض یہ ایک ایسی قوم اور سلطنت تھی جسے ہم ایک بہترین سلطنت کے نام سے یاد کرسکتے ہیں۔ اس کی رواداری۔ اس کی اخوت۔ اور اس کی مساوات اکثر دوسری حکومتوں کے لئے بطور نمونہ پیش کی جاسکتی ہیں۔ اس ملک کے عیش وعشرت اور راحت وآرام کا لطف اٹھانے کے لئے روئے زمین کے بادشاہ اور امراء اس کے دارالخلافہ کے ہوٹلوں میں آ آکر فروکش ہوا کرتے تھے دولت کا یہ عالم تھا۔ کہ گویا وہ دنیا کے چاروں کونوں سے سمٹ کر پیرس میں ہی آگئی ہے میجنو لائن کی مضبوطی کسے معلوم نہیں۔ سچ تو یہ ہے کہ سد سکندری اور چین کی دیواریں اس کے آگے ایک کھلونے سے بڑھ کر نہ تھیں۔ جس کی موجودگی نے فرانس کو ایک ناقابل تسخیر فولادی قلعہ بنا دیا تھا۔ یہ ۱۹۳۹ء کا ذکر ہے ۱۹۴۰ء میں اس بہترین سلطنت کو مشیت الٰہی نے ہمارے دیکھتے دیکھتے ایک کمترین سلطنت بنا دیا اس کی نوآبادیاں غیروں کے قبضہ میں چلی گئیں۔ اس کی شان وشوکت برباد ہوگئی اب اس کا ملک جرمن فوج کے زیر نگین ہے۔ اس کے اپنے پرانے دوستوں کے جب ہی اس کی چھاتی کو توڑ رہے ہیں غرور فرانس اس وقت ایک غلام ملک کی حیثیت رکھتا ہے۔ اور اتنی بلندی پر سے گرنے کی وجہ سے وہ سب ملکوں سے ذلیل اور کمترین ہوچکا ہے سپین۔ ٹرکی پرتگال۔ اور سوئٹزرلینڈ اس سے کہیں بہتر ہیں۔ کیونکہ وہ آزاد ہیں۔ ہالینڈ۔ بلجیم ڈنمارک اور ناروے بہر حال اس سے اچھے ہیں۔ کیونکہ وہ پہلے بھی بے حیثیت تھے اور اب بھی بے حیثیت ہیں۔ ان کی عظمت اور عزت میں ان کے مفتوح اور ذلیل ہو جانے سے کچھ بہت فرق نہیں پڑا لیکن فرانس! وہ بلندی کے مینار سے قعر مذلت کی اس تحت الثریٰ میں جا گرا ہے کہ آج اس کا وجود قوموں۔ ملکوں اور سلطنتوں کے لئے باعث عبرت بنا ہوا ہے غرض المذل اور القہار خدا نے اسے معزز ترین سے کمترین بنا کر رکھ دیا۔

تازہ ترین افسوسناک خبر جو آج میں نے زمینی ریڈیو میں سنی۔ وہ یہ تھی۔ کہ ٹولون کی بندرگاہ۔ میں جہاں تمام فرانسیسی بیڑہ ان دنوں جمع تھا۔ ایک عجیب واقعہ رونما ہوا۔ یعنی اس بیڑہ کے تمام جہازوں نے یکدم خودکشی کرلی۔ اور وہ سارے جنگی جہاز ایک گھنٹہ کے اندر سمندر کی سطح سے دیکھتے دیکھتے سمندر کی تہہ میں چلے گئے۔ کچھ جہاز اس سے پہلے اتحادی ڈبو چکے تھے۔ اور کچھ سکندریہ میں ان کے قیدی تھے۔ لیکن باقی تمام جنگی بیڑا جو ٹولون کی بندرگاہ میں محفوظ تھا۔ وہ آن کی آن میں بحیرہ روم کی گہرائیوں میں معدوم ہوگیا اور اس طرح فرانس کی بحری قوت کا خاتمہ ہو گیا۔ اور آسمانی ریڈیو کی وہ آواز جو ہم میں سے ہزاروں نے آج سے چھتیس سال پہلے بطور پیشگوئی اپنے کانوں سے سن رکھی تھی۔ حرف بحرف پوری ہوگئی یعنی "کمترین کا بیڑا غرق ہوگیا" (تذکرہ ص ۵۹۶)

ممکن ہے کسی کے دل میں یہ خیال گزرے کہ یہاں فرانس کا نام نہیں لیا گیا۔ صرف کسی نامعلوم کمترین کا ذکر ہے اس لئے اس کے سمجھنے کے لئے یہ بات یاد رکھنی چاہیئے۔ کہ آنے والے غیب کی خدائی خبریں جو انبیاء کی معرفت دنیا میں نشر کی جاتی ہیں۔ وہ معمولی باتیں اور معمولی خبریں نہیں ہوا کرتیں۔ بلکہ اکثر بنائے عظیم یعنی عظیم الشان پیش خبریوں پر مشتمل ہوتی ہیں۔ کمترین کے لفظ سے مراد یہاں کوئی معمولی انسان تو ہو نہیں سکتا اور ساتھ ہی یہ بھی صحیح ہے۔ کہ صرف اس لفظ سے کسی خاص مشار الیہ کا پتہ بھی نہیں لگ سکتا۔ کہ وہ کون ہے۔ پس کمترین کے لفظ کی تعیین کے لئے ہمیں اسی الہامی فقرہ کے دوسرے حصہ کی طرف دیکھنا چاہیئے۔ کہ وہ ہماری کیا راہ نمائی کرتا ہے۔ سو پچھلے حصہ پر غور کرنے سے صاف نظر آتا ہے۔ کہ جو بھی کمترین ہے۔ وہ ایسا ہوگا جس کے پاس ایک بیڑا ہوگا۔ اور اس کا وہ بیڑا غرق ہو جائے گا۔ ان الفاظ سے معلوم ہوا۔ کہ وہ کوئی ایسی بڑی سلطنت ہی ہوسکتی ہے جس کے پاس قابل ذکر نیوی یعنی بیڑا موجود ہو۔ پھر وہ اپنے حالات کی وجہ سے کمترین اور قابل رحم کہلانے کی مستحق بھی ہو۔ سو آپ کو فرانس کے سوا اور کوئی طاقت ایسی نظر نہ آئیگی جس پر یہ صادق آسکے۔ اس دعوے کی صحت پر ایک زبردست قرینہ خود الہام الٰہی میں موجود ہے۔ یعنی اس کے الفاظ ہیں۔ کہ "کمترین کا بیڑا غرق ہوگیا" مطلب یہ ہے۔ کہ اس بیڑے کو کوئی دشمن غرق نہیں کرے گا۔ بلکہ یہ بیڑا خود غرق ہوگا۔ اور آپ ہی خودکشی کرکے اپنے تئیں ڈبو لے گا۔ جیسا کہ واقعہ میں ہوا۔ پس اس چھوٹے سے فقرہ میں ایک ایسی سلطنت کا ذکر ہے۔ جس کا ایک قابل ذکر سمندری بیڑا ہو۔ اور سلطنت گر کر ہوکر کمترین حالت کو پہنچ جائے پھر اس کے بیڑے کو اس کے اپنے افسر ہی خود غرق کردیں۔ نہ یہ کہ کوئی اور طاقت اسے غرق کرے۔ ان قرائن سے صاف ظاہر ہے یہ الہام بمعہ اپنے تمام معانی کے فرانس کے اس واقعہ پر ہی چسپاں ہوسکتا ہے۔

کمترین کا لفظ یہاں اس لئے بھی استعمال کیا گیا ہے۔ کہ سب سے پہلے وشی ریڈیو نے ہی بیڑا غرق ہونے کی خبر دنیا میں نشر کی۔ برلن ریڈیو۔ بی۔ بی۔ سی اور روم ریڈیو وغیرہ نے یہ اعلان وشی ریڈیو سے لیا۔ اسی طرح تمام اخبارات نے بھی۔ چونکہ خود فرانسیسی ریڈیو نے سب سے پہلے یہ خبر نشر کی اس لئے اسی کا حق تھا۔ کہ وہ کہے کہ کمترین کا (یعنی میرا) بیڑا غرق ہوگیا۔

علاوہ بریں کمترین کے لفظ میں فرانس کی طرف ایک اور اشارہ بھی پایا جاتا ہے دنیا کے تمام آزاد ملکوں اور یورپ کی تمام زبانوں میں فرانسیسی قوم اور فرانسیسی زبان ہی سب سے زیادہ شائستہ Polite اور متواضع سمجھی جاتی ہے۔ پس کمترین کا نہایت متواضعانہ اور Polite لفظ بھی صرف فرانسیسی زبان اور فرانس والوں کے منہ سے ہی سجتا ہے۔ نہ کسی اور ملک کی زبان یا کسی اور قوم کے منہ سے۔

آخر میں میں ایک شبہ کا ازالہ کردینا چاہتا ہوں۔ وہ یہ کہ بیڑا غرق ہونے کے اصطلاحی معنے کیوں نہ یہاں لئے جائیں۔ اور کیوں ضرور لفظی معنے ہی اختیار کئے جائیں۔ اس کا جواب یہ ہے۔ کہ اصطلاحی معنے میں کسی کا بیڑا غرق ہو جانے سے مراد اس کی کامل تباہی ہے۔ خواہ وہ کسی رنگ میں ہو۔ لیکن الہام زیر نظر میں یہ معنی اس لئے نہیں لئے جاسکتے۔ کہ پھر الہام بالکل بے معنی اور بے مطلب رہ جاتا ہے۔ الہام کے دو ٹکڑے ہیں۔ ایک "کمترین" دوسرے "بیڑا غرق ہونا" کمترین کا لفظ بالکل غیر معین ہے۔ جس کا تعین بغیر کسی بیرونی مدد اور اشارہ کے ناممکن ہے۔ اب اگر بیڑا غرق ہونے سے بھی صرف سخت تباہی مراد لی جائے اور لفظی معنے نہ لئے جائیں۔ تو یہ حصہ بھی بالکل غیر معین ہو جائے گا۔ اور معنے یہ بن جائیں گے۔ کہ کوئی ادنے آدمی ہے۔ جو سخت مصیبت میں پڑے گا۔ اب یہاں اس آدمی کا تعین ہے۔ نہ مصیبت کا۔ غرض ان معنوں سے ایک نبی کی پیشگوئی بالکل مہمل اور بے معنی بن جاتی ہے اور اس کا کوئی اثر نہیں رہتا۔

بالآخر یاد رہے۔ کہ یہ پیشگوئی ۱۹۰۶ء کی ہے۔ اور یہی وہ زمانہ ہے۔ جب بکثرت زلزلوں اور جنگوں کے متعلق پیشگوئیاں حضور علیہ السلام

Digitized By Khilafat Library Rabwah

خاتم النبیین کے معنے اور غیر مبائعین کا چیلنج

پیغامی مبلغ کی "مذبوحی حرکات"

(۲)

جب پیغامی مبلغ کے اس چیلنج کو منظور کرلیا گیا۔ جو اس نے اپنے سالانہ جلسہ میں دیا۔ اور پیغام صلح ۸ جنوری ۱۹۴۲ء میں شائع کیا گیا تھا۔ تو پیغامی مبلغ مولوی اختر حسین صاحب نے رخ بدل کر بدیں الفاظ چیلنج شائع کر دیا۔ کہ

"میرا یہ چیلنج ہے کہ وہ صرف ایک حدیث نبوی ایسی پیش کر دیں۔ جس میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ فرمایا ہو۔ کہ میں خاتم النبیین ہوں۔ یعنی میں نبیوں کی مہر یا انگوٹھی یا زینت ہوں یا تصدیق کرنے والا ہوں۔ یا میں خاتم النبیین ہوں یعنی افضل النبیین ہوں"

(پیغام صلح ۷ جنوری ۱۹۴۲ء)

ان کا خیال ہوگا کہ الفاظ کی ایسی پیچیوں کے ذریعہ دنیا کو مغالطہ میں رکھ سکیں گے۔ لیکن باطل بہرحال باطل ہے۔ میں نے ان کے ترمیم شدہ چیلنج کے متعلق لکھ دیا۔ کہ

"اب جو چیلنج انہوں نے دیا ہے۔ میں اللہ تعالے کے فضل سے اسے بھی منظور کرتا ہوں۔ اور اس بات کے لئے پورے طور پر آمادہ ہوں۔ کہ جماعت احمدیہ قادیان جو معنے خاتم النبیین کے کرتی ہے وہ معنے احادیث نبویہ سے بوضاحت ثابت کردوں"۔ (الفضل ۲۸ جنوری ۱۹۴۲ء)

ناظرین خدارا انصاف فرمائیں کہ میں نے غیر مبائع مبلغ کے چیلنج کو کس صراحت اور وضاحت سے منظور کیا ہے۔ جو نزاع جماعت احمدیہ اور غیر مبائعین میں ہے اس کے پیش نظر جو معنے لفظ خاتم النبیین کے جماعت احمدیہ کرتی ہے۔ میں ان معنوں کو بوضاحت احادیث نبویہ سے ثابت کرنے کے لئے تیار ہوں۔ اس اعلان حق پر پیغامی مبلغ نے جھنجلاتے ہوئے میرے متعلق لکھا کہ

"مولوی صاحب نے قارئین کے سامنے صرف اتنی بات رکھی ہے۔ کہ ہم اپنے معنوں کا ثبوت احادیث نبویہ سے دینے کے لئے ہر وقت تیار ہیں۔ حالانکہ میں نے یہ چیلنج نہیں دیا۔ کہ آپ اپنے معنوں کا ثبوت احادیث سے دیں"۔ (پیغام صلح ۱۷ فروری ۱۹۴۲ء)

جب آپ نے ہمیں ہمارے معنوں کے احادیث سے ثابت کرنے کا چیلنج ہی نہیں دیا تو براہ مہربانی اپنے مذکورہ بالا چیلنج کو واپس لیں اور مان لیں کہ خاتم النبیین کے معنے افضل النبیین یا نبیوں کی مہر و زینت جس طرح آج سے پہلے کے اسلامی لٹریچر میں موجود ہیں۔ اسی طرح احادیث نبویہ سے بھی ثابت ہیں۔ حیرت ہے کہ یہ لوگ اس قدر علمی بے بضاعتی کے باوجود چیلنج دینے کے لئے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ اور پھر سادہ لوحوں پر یہ بھی ظاہر کرتے ہیں۔ کہ ہمارا چیلنج لاجواب ہے۔ حالانکہ اصل بات یہ ہے۔ کہ اگر مولوی اختر حسین یا کسی اور پیغامی میں ہمت تھی تو وہ یہ چیلنج دیتا۔ کہ خاتم النبیین کے جو معنے جماعت احمدیہ کرتی ہے۔ یہ ہرگز ثابت نہیں کئے جاسکتے۔ قرآن مجید، احادیث، کتب لغت، اسلامی لٹریچر اور محاورات زبان سے اگر کوئی یہ معنے ثابت کردے تو اسے پانسو روپیہ انعام دیا جائیگا مگر مولوی اختر حسین صاحب نے جب اپنی ہمہ دانی کا سکہ غیر مبائعین سے منوانا چاہا تو صرف یہ کہا کہ آج سے پہلے کے اسلامی لٹریچر کی کسی کتاب سے خاتم النبیین کے معنے نبیوں میں سے افضل یا نبیوں کی مہر ثابت کئے جائیں۔ جب اس چیلنج کو فی الفور منظور کرکے اعلان کر دیا گیا۔ تو آپ نے "حدیث نبوی" کی حد بندی لگا دی۔ خاکسار نے جب اسے بھی بصد شوق منظور کر لیا۔ تو مولوی اختر حسین صاحب فرماتے ہیں۔ کہ میں نے یہ چیلنج نہیں دیا۔ کہ آپ اپنے معنوں کا ثبوت احادیث سے دیں"۔ (پیغام ۱۷ فروری)

اس کھلے گریز کے بعد ہم پیغامی مبلغ کو مجبور نہ کرسکتے تھے۔ لیکن ایک مضمون کے دوران میں مولوی عمرالدین صاحب دوسرے پیغامی مبلغ نے مولوی اختر حسین صاحب کے چیلنج کا ذکر کر دیا۔ تب میں نے پھر شائع کیا۔ کہ

"میں اس موقعہ پر پھر اعلان کرتا ہوں۔ کہ خاتم النبیین کے معنی نبیوں کی زینت اور افضل کے ہیں۔ اگر غیر مبائعین کو اس سے انکار ہے تو وہ اپنے انعامی چیلنج پر قائم رہ کر ہم سے ثبوت لیں اور واضح فیصلہ ہو جانے دیں"۔

(الفضل یکم جولائی ۱۹۴۲ء)

اس کے جواب میں مولوی اختر حسین صاحب نے ایک مضمون لکھا جس میں خاتم النبیین کے معنی از روئے احادیث نبویہ کو تو آپ نے یہ کہہ کر ٹالدیا کہ "اس بحث کا تعلق میرے چیلنج سے نہیں"۔ مگر ساتھ ہی لکھا۔ کہ "اگر فی الواقعہ محمد رسول اللہ کی ایک بھی حدیث نہیں جو خاتم النبیین کے معنی بجائے لانبی بعدی کے کچھ اور کرتی ہو۔ تو پھر آپ حضرات کی پوزیشن سخت عبرتناک ہے"۔ (پیغام صلح ۲۲ جولائی ۱۹۴۲ء)

مولوی اختر حسین صاحب نے یہ فقرات تو لکھ دیئے۔ مگر میرے مندرجہ ذیل واضح مطالبہ کی طرف قطعاً توجہ نہ کی۔ جو الفضل یکم جولائی ۱۹۴۲ء میں شائع ہو چکا ہے۔ کہ

"مولوی اختر حسین صاحب حدیث لانبی بعدی کے الفاظ کے مغالطہ میں ہیں۔ اگر ان میں ہمت ہے تو اس حدیث نبوی کے معنوں کی تعیین کے متعلق ہی فیصلہ کرلیں۔ کہ کیا یہ حدیث جماعت احمدیہ کے مسلمہ معنوں کی تائید کرتی ہے یا غیر مبائعین کے غلط رویہ کی"

(الفضل یکم جولائی ۱۹۴۲ء)

میں نے دیکھا کہ پیغامی مبلغ اس مغالطہ کا شکار ہو رہا ہے کہ حدیث لانبی بعدی اس کے مذہب اور مسلک کی تائید کرتی ہے۔ اس لئے میں نے جس طرح "اسلامی لٹریچر کی کسی کتاب سے" اور پھر احادیث نبویہ کے رو سے اس کے چیلنج کو منظور کیا تھا۔ اتمام حجت کی خاطر یہ بھی لکھ دیا کہ آؤ یہی فیصلہ کرلو کہ حدیث نبوی لانبی بعدی غیر مبائعین کے مسلک کی تائید کرتی ہے۔ یا اس سے بھی جماعت احمدیہ کے عقیدہ کی تائید ہوتی ہے۔ اس پر غیر مبائع مبلغ عرصہ تک خاموش رہا۔ تب میں نے فرقان بابت اکتوبر میں تمام امور کا اعادہ کرتے ہوئے آخر میں لکھا کہ

"خاتم النبیین کے معنی افضل النبیین ہیں۔ اس کا ثبوت آیات قرآنیہ سے بھی ملتا ہے۔ احادیث نبویہ سے بھی ملتا ہے اسلامی لٹریچر سے بھی ملتا ہے۔ بلکہ خود حدیث لانبی بعدی سے بھی ملتا ہے کیا کوئی غیر مبائع اس بارے میں تحقیقی مقابلہ کرنے کی ہمت رکھتا ہے"۔

(فرقان اکتوبر ۱۹۴۲ء)

اس کے جواب میں مولوی اختر حسین صاحب نے لکھا ہے کہ

"میرے مطالبہ سے اس بیان کا کیا تعلق ہے۔ اور میرے چیلنج کے جواب میں اس جواب کی بناء پر اگر تحقیقی مقابلہ شروع بھی ہو جائے تو ثالث کیا سمجھیں گے کہ ثابت کیا جارہا ہے"۔ (پیغام ۱۹ نومبر ۱۹۴۲ء)

اس جواب سے مولوی اختر حسین صاحب کی لاچاری عیاں ہے۔ آپ کو ثالثوں کے سمجھنے کا فکر ابھی سے ہو رہا ہے۔ ثالث کوئی بے وقوف نہ ہوں گے وہ خوب سمجھیں گے کہ خاتم النبیین کے "سچے معنے" جو جماعت احمدیہ کرتی ہے وہ ثابت کیا جارہا ہے۔ آپ اب گھبرا کر قبل از مرگ واویلا کیوں کر رہے ہیں۔ اگر ہمت ہے تو اپنے چیلنج پر قائم رہ کر مقابلہ ہونے دیجئے۔

مولوی اختر حسین صاحب نے اس موقعہ پر جو مذبوحی حرکات کی ہیں۔ ان میں سے ایک یہ ہے۔ کہ آپ نے اس دفعہ بجائے مجھے جواب دینے کے سیدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے نام چیلنج شائع کر دیا۔ جس کا عنوان ہے۔ "مرزا محمود احمد صاحب کو خاتم النبیین کے معنوں پر مبلغ ۵۰۰+۱۰۰ روپیہ کے انعامات" دوسری یہ کہ آپ نے لاجواب ہو کر ان لوگوں کی طرح جن کا اپنا نسب مخدوش ہوتا ہے۔ اور وہ لوگوں کے سامنے سید یا قریشی بنتے ہیں بار بار طعن فی النسب کے مکروہ فعل کی کوشش

Digitized By Khilafat Library Rabwah

کی ہے۔ میں عمداً اس بات سے اغماض کرتا رہا ہوں۔ آج بھی صرف اس اشارہ پر اکتفا کرتا ہوں۔ اگر زیادہ صراحت مطلوب ہو۔ تو جناب مولوی محمد امین صاحب گیلانی ایسے رازدار سے دریافت کر لیں۔ اس موقعہ پر مولوی اختر حسین صاحب نے تیسری مذبوحی حرکت یہ کی ہے۔ کہ خود حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ بنصرہ اور دیگر بزرگان سلسلہ کی طرف خطوط لکھ کر دریافت کرنا چاہا ہے۔ کہ خاتم النبیین بمعنی افضل النبیین یا نبیوں کی مہر کے لئے آپ کے علم میں کون کون سا حوالہ ہے۔ میں سمجھ نہیں سکا۔ کہ اس دریافت کا اب کونسا موقعہ تھا آپ انعامی چیلنج پر قائم رہ کر خود ہمارے پرچہ جات میں ان سب حوالہ جات کو بچشم خود ملاحظہ کر لیں گے قبل از وقت گھبراہٹ کے اظہار کی کیا ضرورت ہے۔ آپ نے مجھ سے بھی بار بار پوچھا ہے۔ کہ آپ کون سے حوالے پیش کریں گے حالانکہ چیلنج دینے کے بعد اس قسم کا سوال کرنا عاجزی کی دلیل ہے۔ آپ ابھی اپنے چیلنج کو واپس لے لیں ہم سارے حوالہ جات آپ کے آگے رکھ دیں گے۔ پھر ماننا یا نہ ماننا آپ کا کام ہوگا۔ مگر موجودہ حالات میں مناظرہ شروع ہونے سے پہلے حوالہ جات معلوم کرنے کی کوشش کیونکر روا ہو سکتی ہے؟ اور پھر طرفہ یہ کہ اس کے لئے آپ جماعت احمدیہ کے امام کو مکلف کرتے ہیں۔ حضور ایدہ اللہ بنصرہ نے مولوی اختر حسین صاحب کے جواب میں لکھوایا ہے کہ:۔

"چیلنج آپ نے دیا ہے۔ اور اب جو وہ چیلنج قبول کر لیا گیا ہے تو آپ حوالے مجھ سے پوچھتے ہیں۔ یہ کام میرا نہیں۔ اگر آپ کے نزدیک امام کا کام حوالے نکال کر دینا ہوتا ہے۔ تو مولوی محمد علی صاحب موجود ہیں۔ ان سے حوالے نکلواتے رہیں"

امید ہے کہ مولوی اختر حسین صاحب اب بھی اپنے کسی چیلنج پر قائم رہ کر سیدھے طور پر فیصلہ کے لئے آمادہ ہوں گے (باقی آئندہ) خاکسار ابوالعطاء جالندھری

تحریک جدید سال نہم کی قربانیوں پر مخلصین جماعت کا

شاندار لبیک

جماعتوں کے کارکن وعدوں کے لینے میں فوری توجہ فرمائیں!

تحریک جدید سال نہم کی قربانیوں کا خطبہ سننے کے بعد جن دوستوں نے نمایاں وعدے پیش کئے۔ ان کی فہرست کا ایک حصہ تو خطبہ نمبر میں شائع ہو چکا ہے۔ بقیہ حصہ ذیل میں درج ہے۔ احباب یاد رکھیں۔ کہ ناموں کی اشاعت صرف ان کی ہو سکے گی۔ جن کے وعدے گزشتہ سال سے نمایاں اضافہ کے ساتھ ہوں۔ یا قریباً ان کی قربانی کا حصہ ایک مہینہ کی آمد۔ یا اس سے زیادہ۔ یا اس کے لگ بھگ ہو۔ ایسے دوست جو اپنی پچاس ساٹھ روپے ماہوار یا اس سے بھی زیادہ آمد پر پانچ۔ دس۔ بیس تیس روپے دے رہے ہیں۔ ان کے نام گو انہوں نے اپنے وعدے کی رقم خطبہ سے بہت پہلے بھی کیوں نہ بھیج دی ہو۔ شائع کرنے کی گنجائش نہیں نکلتی۔ ایسے دوست اپنے ناموں کی اشاعت سے دفتر کو معذور سمجھیں۔ اس فہرست میں وہ نام بھی ہیں جو خطبہ سننے سے پہلے وعدہ یا رقم بھیج چکے ہیں۔

چودھری محمد اسمٰعیل صاحب اوورسیر لوکے امرتسر ۳۰/-
حاجی ممتاز علی صاحب صدیقی قادیان ۱۱/-
محمد عثمان کریڈ سیر بہار ۴۰/-
محمد عبداللہ صاحب اوورسیر ایران ۳۰۰/-
سلطان احمد صاحب عدن ۶۰/-
ڈاکٹر شاہ نواز میگا ڈی ۹۲۶ شلنگ
〃 عبدالکریم صاحب مسز بی ۱۹۵/-
〃 فیروز الدین صاحب عدن ۲۶۰/-
〃 محمد شریف صاحب ڈھوڈ وبارو ۱۸۵/-
حکیم عبداللطیف صاحب گجراتی قادیان ۱۹/-
ماسٹر چراغ الدین صاحب کالیہ ۸۰/-
حکیم محمد قاسم صاحب لالہ موسے ۸۷/-
بظاہر ان کی کوئی آمد نہیں مگر گزشتہ سالوں کی قربانی کو بڑھاتے جا رہے ہیں۔
چودھری احمد شکر اللہ خانصاحب ڈسکہ ۱۲۶/-
سید عبدالحلیم صاحب گلی ہفتم نمبر ۱۴۴/-
خواجہ محمد اسمٰعیل صاحب سوداگر قادیان ۶۲/-
ڈاکٹر محمد رمضان صاحب سمندپار ۲۴۶/-
ڈاکٹر محمد احمد صاحب عدن ۲۵۰/-
چودھری غلام احمد صاحب سیکنڈ لفٹیننٹ ۱۵۰/-
وہاں اور بھی احمدی ہیں ان کے وعدے بھی بھجوئیں گے
ڈاکٹر ایس اے لطیف صاحب دہلی ۴۸۰/-
چودھری علی احمد صاحب ابنالہ کینٹ ۱۲۰/-
حوالدار ناصر احمد صاحب ملٹری ۶۵/-
چودھری نتھے خاں صاحب غازی کوٹ ۳۶/-
محمد عبداللہ صاحب دفعدار پنشنر فتح پور ۱۲/۳/ ۲۵
مولوی نذیر احمد صاحب مبلغ سیرالیون افریقہ ۱۲۴/-
مولوی عبدالرحمٰن صاحب انور انچارج تحریک جدید ۵۵/-

منشی منور علی صاحب پٹواری ۳۳ ب لائل پور ۱۴/-
چودھری غلام قادر صاحب مقدم گورداسپور ۴۴/-
قاری محمد امین صاحب قادیان ۵۰/-
مرزا محمد شفیع صاحب پنشنر قادیان ۸۱/-
شیخ نیاز محمد صاحب پنشنر دارالرحمت ۱۴۳/-
چودھری عبداللطیف صاحب مجاہد قادیان ۲۳/-
محمد ابراہیم صاحب کانپوری ۱۵/-
میر محمد اسحٰق صاحب قادیان ۱۵۳/-
مولوی عبداللطیف صاحب معلم مجاہدین ۴۵/-
صوفی غلام محمد صاحب دارالرحمت ۶۵/-
چودھری برکت علی خانصاحب ۲۲/-
محمد اسحٰق صاحب سیالکوٹی دارالعلوم ۴۰/-
خلیل احمد صاحب ناصر مجاہد ۳۰/-
شیخ ناصر احمد صاحب 〃 ۲۱/-
ملک عطاء الرحمٰن صاحب 〃 ۱۴/-
مولوی علی احمد صاحب مجاہد گل پوری ۲۰/-
مفتی محمد صادق صاحب ۱۹۳/-
عبدالمجید خانصاحب ویرووال ۱۰۰/-
چودھری محمد اسحٰق صاحب مجاہد تحریک جدید ۴۰/-
ڈاکٹر محمد یوسف شاہ صاحب سمندپار ۱۸۵/-
سید فضل حسین صاحب قادیان ۴۸/-
حکیم محمد صدیق صاحب شاہدرہ ۴۲/-
چودھری غلام یٰسین صاحب مجاہد ۱۷/-
مرزا برکت علی صاحب آبادان ۵۰۵/-
مولوی عبدالغفور صاحب مبلغ قادیان ۱۵۱/-
ڈاکٹر رحیم بخش صاحب نور ہسپتال ۶۰/-
منشی عبدالعزیز صاحب پٹواری قادیان ۳۰/-
ڈاکٹر حشمت اللہ خانصاحب ۱۵۲/-

خانصاحب ذوالفقار علی خانصاحب قادیان ۱۴۴/-
شرف الدین صاحب پنشنر انسپکٹر پولیس ۲۵/-
سکینہ بیگم اہلیہ چودھری اعظم علی صاحب کرتو ۷۵/-
بابو محمد رشید خانصاحب دارالرحمت پنشنر ۱۳۵/-
بھابی زینب صاحبہ قادیان ۴۸/-
شیخ غلام جیلانی صاحب حصر وکیمل پور ۳۳/-
مولوی عبدالعزیز صاحب مبلغ بیٹ ۲۱/-
آمنہ بی بی عرف چھمی صاحبہ دارالرحمت ۵/۴/-
مائی امام بی بی صاحبہ مسجد اقصےٰ ۵/۲
میاں خیرالدین صاحب سراج دارالرحمت ۵/۹
مولوی غلام رسول صاحب راجیکی ۵۰/-
چودھری علی اکبر صاحب جہلم ۱۴۰/-
شیخ مددعلی صاحب شاہ جہانپوری ۴۱/-
ڈاکٹر محمد اسمٰعیل صاحب گڑھ یا نوالہ ۷۵/-
چودھری نواب الدین صاحب ذیلدار منٹگمری ۱۰۰/-
راحت افزا بیگم اہلیہ ملک محمد علی صاحب رتن شاہ ۱۸/-
چودھری غلام رسول صاحب نمبر ۱۲۰ بہاولپور ۳۰/-
ڈاکٹر بشیر محمد خالی صاحب سمندرپار ۲۴۰/-
مرزا افتخار الرحمٰن صاحب پنشنر چابک سواران لاہور ۸۰/-
بیگم بی بی اہلیہ شمس الدین صاحب دارالفضل ۵/۳
مولوی عبدالقادر صاحب دہلوی ۴۰/-
میاں میر احمد صاحب مؤذن مسجد مبارک قادیان ۱۶/-
〃 نورالدین صاحب دفتر تالیف و تصنیف ۱۰/-
والدہ میر داؤد احمد خانصاحب کوٹ قیصرانی ۴۴/-
چودھری عبداللہ خانصاحب مالوکے بھگت ۵۰/-
ڈاکٹر معراج الدین صاحب امپور پنشنر ۲۸/-
سکینہ بیگم بنت حکیم عبدالجلیل صاحب شیخوپورہ ۱۵/-
شیخ محمد الحسن صاحب مدراس ۱۰۰۰/-
فضل الرحمٰن صاحب اختر ملتان ۱۰۵/-
مستری لال الدین صاحب جہلم ۳۰/-
حکیم فضل الٰہی صاحب راہوں خال قادیان ۶۰/-
سید عبدالمومن صاحب بمبئی ۵۲/-

احباب نے حضور کا خطبہ پڑھ لیا ہے۔ یا ۴ دسمبر ۱۹۴۲ء کے جمعہ میں آپ کی مقامی جماعت کے خطیب یا امیر جماعت یہ خطبہ سنائیں گے۔ اس کے بعد آپ اپنے امیر یا پریذیڈنٹ یا عہدیدار کو جو وعدہ کی فہرست تیار کر کے اضافہ کے ساتھ اپنا وعدہ نوٹ کروا دیں۔ اور اس کے متعلق تسلی کر لیں کہ آپ کا وعدہ لکھا جا چکا ہے۔ اگر آپ کو اللہ تعالیٰ توفیق بخشے تو آپ اپنا سارا وعدہ یا اس کا بڑا حصہ ادا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ [illegible]

اطفال احمدیہ کے ۱۹۴۳ء امتحان کیلئے نصاب
"اخلاق احمد"

شعبہ اطفال کی طرف سے اطفال احمدیہ کے آئندہ امتحان کیلئے جو انشاء اللہ اپریل ۱۹۴۳ء میں ہوگا "اخلاق احمد" ایک مختصر سی تالیف شائع کی گئی ہے۔ جس میں واقعات کے رنگ میں نہایت سادہ پیرایہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاکیزہ اخلاق کی ایک جھلک پیش کی گئی ہے۔ حضور علیہ السلام کا حلیہ مبارک۔ لباس۔ خوراک۔ حضور علیہ السلام کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور قرآن مجید سے محبت۔ دوستوں سے سلوک۔ دشمنوں سے سلوک۔ مہمان نوازی عام مخلوق پر رحم۔ دین کی راہ میں تکالیف دینی غیرت۔ صفائی سادگی۔ خیرات۔ دیانتداری۔ غض بصر۔ وقار اور اسی قسم کے دیگر متعدد اخلاق و اطوار حمیدہ کی [illegible] سیرت المہدی مصنفہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے۔ اور ذکر حبیب مصنفہ حضرت مفتی محمد صادق صاحب سے اقتباسات کے طور پر متعدد مثالیں درج کی گئی ہیں۔ یہ مختصر سی کتاب جو ۵۲ صفحات پر مشتمل ہے حضور علیہ السلام کی حیات طیبہ کے مختلف پہلوؤں کی آئینہ دار ہے۔ ہر احمدی گھر میں اس کتاب کا ہونا ضروری ہے۔ تا بچپن سے ہی بچے ان اخلاقات کو پڑھ کے اپنے اندر بھی اخلاق پیدا کرنے کی کوشش کریں۔ قیمت صرف تین آنہ رکھی گئی ہے۔ بیرونی احباب مہتمم اطفال قادیان کے نام پونے چار آنے (بمعہ محصولڈاک) کے ٹکٹ ارسال فرما کر کتاب منگوا سکتے ہیں۔ کاغذ کی نایابی کی وجہ سے یہ کتاب نہایت قلیل تعداد یعنی صرف تین سو چھپوائی گئی ہے ابھی سے اسے خریدنے کی فکر فرمائیے [illegible] مل نہ سکے گی۔ خاکسار محمد [illegible] عالم [illegible] مہتمم اطفال قادیان

سن کونین پوڈر کو بھی تیز کر دیا گیا

ہمارا خیال تھا کہ سن کونین سفید ہی ہے۔ اور علاوہ ملیریا کے کونین کی طرح دوسری امراض میں بھی برتی جاوے۔ اسواسطے ہم نے پاؤڈر کے اندر وہ تمام چیزیں داخل نہ کیں جو کہ ٹکیہ کے اندر ڈالنے سے ٹکیہ کو ملیریا کے لئے اکسیر بنا دیتی ہیں۔ تجربہ نے بتلایا۔ کہ سن کونین کی زیادہ ضرورت ملیریا بخاروں کے واسطے ہی ہے۔ اور خریداران نے ہم کو بتلایا۔ کہ وہ رنگ کی پرواہ نہیں کرتے۔ پورا سفید ہو یا نہ ہو ان کو فائدہ چاہیئے!

اسواسطے ٹکیہ میں جو ادویات زائد ڈالی جاتی تھیں وہ سب سن کونین پاؤڈر میں شامل کر دی گئی ہیں۔ اور ملیریا کیواسطے دونوں یکساں مفید ہیں۔ معالج اور ڈاکٹر صاحبان بوجہ اس کے کہ انکو بعض اوقات اور ادویات شامل کرنی پڑتی ہیں پاؤڈر بھی اپنے پاس رکھ سکتے ہیں۔ اور ٹکیہ بھی منگوا سکتے ہیں۔ عوام کو ٹکیہ منگوانا ہی ٹھیک ہے۔ اس پاؤڈر میں چند اشیائے ایسی ہیں جو کہ پانی یا ڈائلیوٹ سلفیورک ایسڈ میں حل نہیں ہوتیں۔ اسواسطے جو معالج کسی مکسچر میں ملادیں۔ وہ مریض کو ہدایت کر دیں۔ کہ دوائی نہایت اچھی طرح ہلا کر استعمال کریں۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

قیمت

اب قیمت اس پوڈر کی چھتیس روپیہ 36/-/- فی پونڈ (آدھ سیر) ہے۔ ½ آدھ پونڈ (پاؤ) اٹھارہ روپیہ 18/-/- ¼ پونڈ (۱۰ تولہ) دس روپیہ 10/-/- ہے۔ اور ٹیبلٹس کی قیمت وہی ۱۰ ٹکیہ کی صرف آٹھ آنہ -/8/- ہے۔ 72 گولی دو روپے 2/- تھوک فروش بیوپاریوں۔ سوداگروں اور معالجوں کو ان اشیاء کو زیادہ مقدار میں منگوانے کی صورت میں پندرہ فی صدی کمیشن دیا جائے گا۔ ہم اس دوائی کو بہت سستا بیچنا چاہتے تھے۔ مگر لڑائی نے ہندوستان کے اندر پیدا ہونیوالی چیزوں کو بھی بہت مہنگا کر دیا ہے۔ خوراک چونکہ اس کی کونین سے کم ہے۔ اسواسطے اس کے مقابلہ میں بہت ہی سستی بیٹھتی ہے۔

جن احباب نے بہت سا پہلا پاؤڈر منگوایا ہے۔ اگر وہ چاہیں تو وہ نئے پاؤڈر سے تبدیل کر دیا جاویگا۔ وہ اگر نئے پاؤڈر سے مقابلہ کرنا چاہیں۔ تو اُن کے پارسل کا حوالہ دینے پر ایک تولہ پاؤڈر مفت روانہ کر دیا جاویگا۔ اب یہ پاؤڈر ملیریا کے واسطے بے نظیر ہو گیا ہے۔ مالک کی مہربانی سے کونین کے برابر ملیریا میں مفید ہے۔ اور کونین کے سے عیب اس میں نہیں ہیں۔

خط وکتابت وتار کا پتہ

المشتہر مینیجر امرت دھارا ۱۲ لاہور

امرت دھارا اوشدھالیہ۔ امرت دھارا بھون امرت دھارا روڈ۔ امرت دھارا ڈاک خانہ لاہور

تریاق کبیر

تریاق کبیر اسم بامسمیٰ تریاق ہے۔ کھانسی۔ نزلہ۔ دردسر۔ ہیضہ۔ بچھو اور سانپ کے کاٹے کے لئے بس ذرا سا لگانے اور ذرا سا کھانے سے فوری اثر دکھاتا ہے۔ ہر گھر میں اس دوا کا ہونا ضروری ہے۔ قیمت

بڑی شیشی۔ درمیانی شیشی۔ چھوٹی شیشی [illegible]

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان پنجاب

وی پی ارسال کر دئے گئے ہیں۔ احباب براہ کرم وصول فرما کر ممنون فرمائیں

312

Digitized By Khilafat Library Rabwah

کاغذ کی گرانی اور نایابی

کاغذ ان دنوں بالکل نایاب ہو چکا ہے۔ اگر قلیل مقدار میں ہزاروں دقتوں کے بعد کہیں سے ملتا بھی ہے۔ تو کم سے کم تیس روپیہ فی ریم کے حساب سے۔ گویا جنگ سے قبل کی قیمت سے پندرہ گنا زیادہ قیمت پر۔ اس صورت میں اخبارات کا زندہ رہنا ناممکن امر ہے اخبارات کی زندگی حکومت کے جنگی مفاد کے لئے جسقدر ضروری ہے۔ اس سے حکومت ناواقف نہیں ہو سکتی۔ لہذا حکومت کا فرض ہے۔ کہ اخبارات کے زندہ رکھنے کی کوئی صورت پیدا کرے۔

قواعد و شرائط متعلقہ اشتہارات

الفضل میں اشتہارات کی اشاعت کے متعلق جو قواعد ہیں (اور جو الگ ایک انگریزی پمفلٹ کی صورت میں شائع شدہ ہیں۔ وہ مختصراً درج ذیل کئے جاتے ہیں۔

(۱) ہم مجبور نہیں ہیں۔ کہ ہر صورت میں مشتہر کی فرمائش کے مطابق جگہ دیں۔ البتہ حتی الامکان مشتہر کے منشاء کو پورا کرنیکی کوشش کی جائیگی۔

(۲) اجرت ہر حالت میں مطابق شرح پیشگی لی جائے گی۔

(۳) منیجر صیغہ اشتہارات کو کسی اشتہار کی اشاعت کے ملتوی کرنے یا رد کر دینے کا پورا پورا اختیار ہے۔

(۴) ہر اس چیز کا جو جوئے کے اقسام میں داخل ہو۔ تمام منشی مشروبات کا۔ فحش امراض کی دواؤں کا اور ہر وہ اشتہار جس کی اشاعت سے عوام کے اخلاقی و مالی نقصان کا ادنیٰ شبہ بھی دفتر کو پیدا ہو۔ کسی حالت میں شائع نہیں کیا جائیگا۔

(۵) جو مشتہر کسی مقررہ میعاد کے لئے اشتہارات کی معین مقدار کا معاہدہ کرے۔ اور معاہدہ کی میعاد کے ختم ہونے تک اشتہارات کی وہ معین مقدار پوری نہ کر سکے تو اس صورت میں اس سے پوری مقدار کی اجرت لی جائیگی۔

(منیجر صیغہ اشتہارات الفضل)

طبیہ عجائب گھر کے اوقات

سردیوں کے موسم میں طبیہ عجائب گھر قادیان مقامی دوستوں کیلئے دس بجے قبل دوپہر سے ایک بجے بعد دوپہر تک کھلا رہیگا۔ ان اوقات کی پوری پابندی ضروری ہے۔ ان اوقات کے پہلے یا بعد کوئی دوست دستک نہ دیں کیونکہ میں اسوقت عجائب گھر کے دوسرے کاموں میں مصروف ہوتا ہوں۔ پرپرائٹر طبیہ عجائب گھر قادیان

حب اٹھرا
اسقاط کا مجرب علاج

جو مستورات اسقاط کی مرض میں مبتلا ہوں۔ یا جن کے بچے چھوٹی عمر میں فوت ہو جاتے ہوں۔ ان کیلئے حب اٹھرا رجسٹرڈ نعمت غیر مترقبہ ہے حکیم نظام جان شاگرد حضرت مولانا نور الدین خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ شاہی طبیب دربار جموں و کشمیر نے آپ کا تجویز فرمودہ نسخہ تیار کیا ہے۔

حب اٹھرا رجسٹرڈ کے استعمال سے بچہ ذہین خوبصورت۔ تندرست اور اٹھرا کے اثرات سے محفوظ پیدا ہوتا ہے۔ اٹھرا کے مریضوں کو اس کے استعمال کرنے میں دیر کرنا گناہ ہے۔

قیمت فی تولہ ۱۲/ ۔ مکمل خوراک گیارہ تولے یکدم منگوانے پر گیارہ روپے

حکیم نظام جان شاگرد حضرت مولانا نور الدین خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ دواخانہ معین الصحت قادیان

بعدالت جناب چودہری عطا محمد صاحب اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دوئم عبدالحکیم

دعویٰ تقسیم اراضی کھاتہ نمبر ۱۰۵ موضع کوٹلہ محمد طریف خان تحصیل شورکوٹ ضلع جھنگ

بھگوانداس ولد کرم چند ذات دھوا سکنہ یارا والہ تحصیل شورکوٹ ضلع جھنگ فریق اول

بنام محمد مسعود ولد محمد تفاضل۔ محمد افضل ولد علی محمد قوم سیال چیلا ساکنان داسو دستانہ تحصیل و ضلع جھنگ فریق ثانی

عبدالعزیز خان ولد فوجدار خان قوم افغان پیچرزئی سکنہ کوٹلہ محمد طریف خان فریق ثانی

بمقدمہ مندرجہ عنوان میں مسمیان محمد مسعود و محمد افضل وغیرہ مذکوران تعمیل نوٹس سے دیدہ دانستہ گریز کرتے ہیں۔ اور پیروی مقدمہ سے پہلو تہی کرتے ہیں۔ اسلئے اشتہار ہذا بنام محمد مسعود وغیرہ مذکوران جاری کیا جاتا ہے۔ کہ اگر وہ تاریخ ۵ ۱۲/۴۳ کو بمقام عبدالحکیم عدالت ہذا میں حاضر ہو کر پیروی مقدمہ نہیں کرینگے۔ تو ان کی نسبت کارروائی یکطرفہ عمل میں آوے گی۔

آج بتاریخ ۱۶ ۱۱/۴۲ کو بدستخط میرے اور مہر عدالت کے جاری ہوا۔

دستخط حاکم

مہر عدالت

اشتہار زیر دفعہ ۵ - رول ۳۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی

بعدالت سردار مدن موہن سنگھ صاحب بی۔ اے۔ ایل ایل بی سب جج بہادر درجہ دوئم ڈسکہ

دعویٰ دیوانی ۶۲۱

مہر چند ولد پریم سنگھ قوم کھتری ساکن سمبڑیال بنام حاجی غلام نبی وغیرہ

دعوے دخلیابی اراضی

بنام

گیان چند ولد لوبھو مل قوم کھتری ساکن سمبڑیال حال امین آباد ضلع گوجرانوالہ

مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں مسمی گیان چند مذکور تعمیل سمن سے دیدہ دانستہ گریز کرتا ہے۔ اور روپوش ہے۔ اس لئے اشتہار ہذا بنام گیان چند مذکور جاری کیا جاتا ہے۔ کہ اگر گیان چند مذکور

تاریخ ۱۰ ماہ دسمبر ۱۹۴۲ء

کو مقام ڈسکہ حاضر عدالت ہذا میں نہیں ہوگا تو اسکی نسبت کارروائی یکطرفہ عمل میں آوے گی

آج بتاریخ ۱۸ ماہ دسمبر ۱۹۴۲ء کو بدستخط میرے اور مہر عدالت کے جاری ہوا

دستخط حاکم

مہر عدالت

شفا کن

ملیریا کی کامیاب دوا ہے

کونین خالص تو ملتی نہیں اور ملتی ہے۔ تو پندرہ سولہ روپے اونس۔ پھر کونین کے استعمال سے بھوک بند ہو جاتی ہے۔ سر میں درد اور چکر پیدا ہو جاتے ہیں۔ گلا خراب ہو جاتا ہے۔ جگر کا نقصان ہوتا ہے۔ اگر ان امور کے بغیر آپ اپنا اور اپنے عزیزوں کا بخار اتارنا چاہیں تو شفا کن استعمال کریں۔

قیمت یکصد قرص ایک روپیہ۔ پچاس قرص ۹/

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان پنجاب

میک لائٹ اپنے گھروں میں استعمال کے لئے خریدیں بجلی کے بل میں ۹۹ فیصدی بچت کرتا ہے ہر جگہ بکتا ہے ۔/۱۲

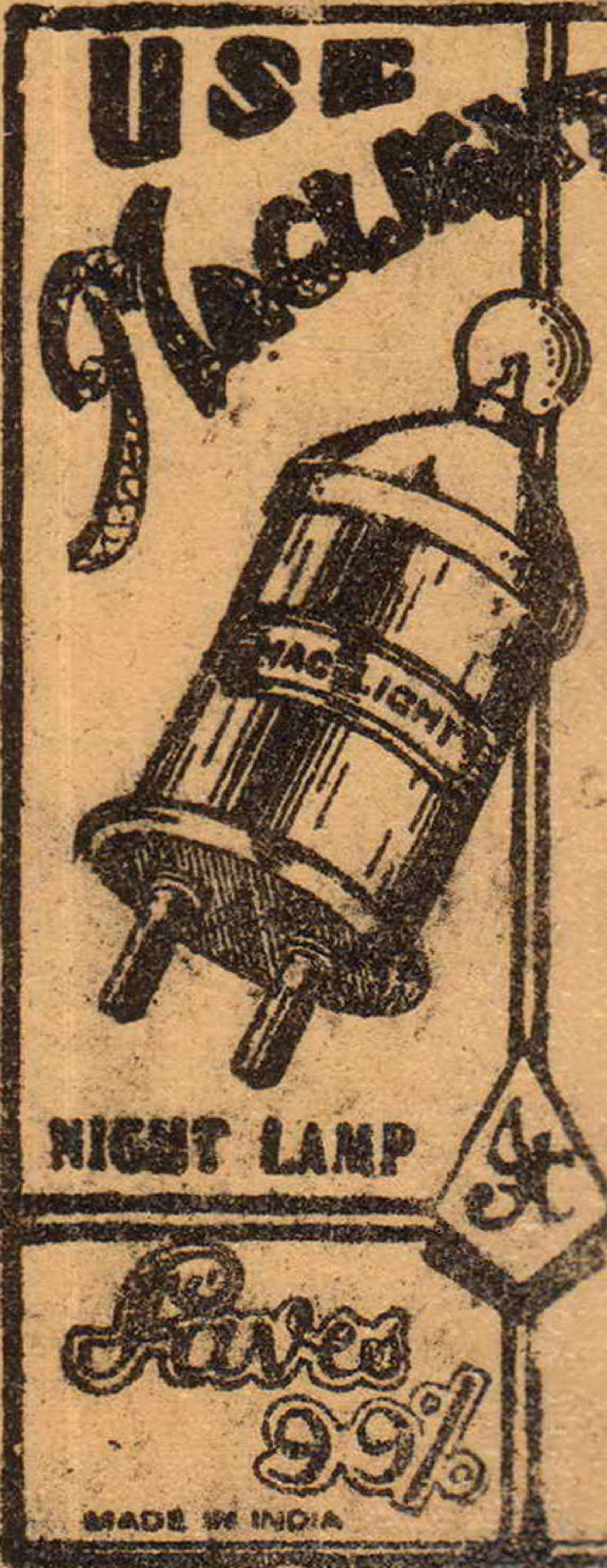

میک ورکس قادیان

B-103

Digitized By Khilafat Library Rabwah

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

لنڈن۔ ۳۰ نومبر۔ مسٹر ونسٹن چرچل نے تمام دنیا کی اقوام کے نام ایک تقریر نشر کی جس میں کہا۔ اس بات کا یقین کرنا ہم اپنا حق سمجھتے ہیں کہ ہم تمام خوفناک خطرات پر بڑی آسانی سے قابو پا سکینگے اور ہماری طاقت نوع انسان کی آئندہ رہنمائی کیلئے بچ جائے گی۔ ہمیں جنرل الیگزینڈر اور جنرل منٹگمری اور اپنے ان سپاہیوں اور ہوابازوں پر جو اپنے آپکو سنبھال رہے ہیں۔ بھروسہ رکھنا چاہیئے اگر ہم مناسب وقت میں دشمن کو ٹیونس سے باہر نکالنے میں کامیاب ہو گئے تو اٹلی کا تمام جنوبی علاقہ بحری اڈے بارود کے ذخائر اور فوجی مقامات پر مسلسل بمباری کی جائیگی۔ شمالی افریقہ کے ساحل پر مکمل قبضہ کے بعد ہم اٹلی میں داخل ہو کر اٹلی پر ایسی تباہ کارانہ ضرب لگائیں گے کہ دنیا ششدر رہ جائیگی۔ اسی محاذ سے وہ دوسرا محاذ قائم کیا جا سکیگا۔ یورپ میں داخل ہو کر دشمن پر ضرب لگائی جا سکے گی مسولینی لٹیرا ہے۔ اسنے تہذیب اور انسانیت کو تباہ کرنے میں ذلیل سے ذلیل اور خوفناک سے خوفناک طریقے اختیار کئے۔ آپنے کہا۔ اس بات کا فیصلہ کرنا ہم چار کروڑ اطالوی باشندوں پر چھوڑتے ہیں کہ وہ اپنے آپکو اس نامراد مصیبت کی لپیٹ میں لانا چاہتے ہیں یا نہیں؟ اسوقت ہماری گرفت میں ایک سو سے زیادہ اطالوی جرنیل اور تقریباً تین لاکھ اطالوی سپاہی ہیں۔ تولون کا واقعہ درد انگیز ضرور ہے۔ لیکن اس سے وشی کی ذلیل کٹھ پتلی حکومت پورے طور پر فرانسیسیوں کے سامنے بے نقاب ہو گئی ہے۔ میں نہیں کہہ سکتا کہ جنگ کب ختم ہو گی۔ لیکن یہ بتا دینا چاہتا ہوں کہ یہ خوفناک اور خونخوار جنگ اب زیادہ دیر جاری نہیں رہیگی۔ ایشیاء اور یورپ کی جنگ دو منزلوں میں ختم ہو گی۔ یعنی پہلے یورپ میں جرمنی اور اسکے ساتھیوں کا بیڑا دبا دیا جائیگا اور پھر ہم اپنی پوری طاقت سے ایشیا میں جاپان کا خاتمہ کرنیکے لئے امریکہ، آسٹریلیا، چین اور نیوزی لینڈ کی مدد کرینگے۔ اور جاپان کی اکڑی ہوئی گردن کو توڑ دیں گے۔ شمالی افریقہ میں ہمیں کتنی بڑی فتوحات ہی کیوں نہ حاصل ہوں لیکن دنیا اس نقصان کو بھول نہیں سکتی۔ جو بہادر روسی فوجیں دشمن کو پہنچا رہی ہیں۔ روسیوں کی کامیابیوں سے جرمنوں کو خطرہ پیدا ہو گیا ہے کہ اُن کا حال ان سردیوں میں بہت بُرا ہو جائے گا۔

ماسکو۔ ۳۰ نومبر۔ سوویٹ ہائی کمانڈ کا ایک اعلان مظہر ہے کہ سرخ فوج ابھی تک دکی لوکی اور رژیف کے رقبہ میں پیشقدمی کر رہی ہے۔ اور سٹالن گراڈ کے رقبہ میں بھی روسی فوجیں آگے بڑھ رہی ہیں۔ اس وقت لٹویا کی سرحد سے ساٹھ میل کے فاصلہ پر اہم ترین ریلوے جنکشن کے دروازوں پر جنگ ہو رہی ہے۔ دوسری روسی فوج نووسوکولینکی سے مزید بیس میل جنوب میں نیول کے کلیدی شہر کے نواح میں لڑ رہی ہے۔ یہ شہر لینن گراڈ کیف ریلوے لائن پر اہم ترین ریلوے سٹیشن ہے۔ روسی ٹینک اور پیادہ فوج نے جرمن خط دفاع میں چار شگاف ڈال دیئے ہیں۔ جن کو روسی وسیع کر رہے ہیں۔ رژیف اور دکی لوکی کے درمیان تمام جرمن مورچے توڑ دیئے گئے ہیں۔ دریائے ڈان کے شمال میں جرمنوں نے جو نئے مورچے بنائے تھے روسیوں نے یہ تمام مورچے تباہ کر دیئے ہیں۔ اور روسی فوج بھاگتی ہوئی جرمن فوج کا تعاقب کر رہی ہے۔ جرمن اپنی گھری ہوئی فوج کو طیاروں کے ذریعہ دھڑا دھڑ کمک پہنچانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ لیکن روسی طیارے ان فوج لانے والے جرمن طیاروں کو بھاری تعداد میں تباہ کر رہے ہیں۔ کمک پہنچانے کی جرمن کوششیں ناکام ہو رہی ہیں۔ کوٹنی کوٹ کے محاذ پر ایک پوری جرمن رجمنٹ نے اپنے کمانڈر سمیت ہتھیار ڈال دیئے ساری رجمنٹ کو گرفتار کر لیا گیا۔ سٹالن گراڈ کی توپیں دشمنوں پر زبردست گولہ باری کر رہی ہیں۔ جنوبی بستیوں میں بارہ مورچوں اور خندقوں سے جرمنوں کو نکال دیا گیا ہے۔

لنڈن۔ ۳۰ نومبر۔ رژیف اور ویازما کے محاذ پر گذشتہ چوبیس گھنٹوں سے جرمن طیاروں کی سرگرمیاں بڑھ گئی ہیں۔ جرمن پیادہ فوج نے ٹینکوں کی مدد سے اس علاقہ پر جوابی حملے کئے۔ جو اُن سے چھینا گیا ہے کوٹلنی کوف ریلوے لائن پر سٹالن گراڈ کے جنوب میں اسلحہ، سامان، خوراک اور دیگر سامان سے لدی ہوئی ریلیں کھڑی ہیں۔ جنہیں پسپا ہونیوالی جرمن فوجیں چھوڑ گئی ہیں۔ روسی مشینی فوج نے تمام سڑکوں اور ریلوں کو کاٹ دیا ہے تاکہ جرمن پسپا نہ ہو سکیں۔

مراقش۔ ۳۰ نومبر۔ شمالی افریقہ کے اتحادی ہیڈ کوارٹرز سے اعلان کیا گیا ہے [illegible] ٹیونس بیلو لائن کو اتحادی فوجوں نے [illegible] جدیدہ پر قبضہ کر لیا ہے۔ اور یہاں سے [illegible] ٹیونس پر گولہ باری کر رہے ہیں [illegible] میل کے فاصلہ پر ہے۔ تمام [illegible] شہر کے اندر [illegible] رہے ہیں۔ جدیدہ کے مشرق میں گھمسان کی جنگ ہو رہی ہے۔ اتحادی طیاروں نے رات کے وقت بائیزرٹا پر خوفناک بمباری کی۔ جرنیل اینڈرسن کی فوج کا ایک مضبوط بازو ٹریپولی کی سڑک کو کاٹنے کیلئے بڑھ رہا تھا کیونکہ جرنیل رومیل کی فوجیں اس سڑک کے راستے بڑی تیزی سے ٹیونس کیطرف بڑھ رہی تھیں۔ جرنیل اینڈرسن کی فوج نے اس سڑک کو کاٹ دیا ہے اور ٹریپولی آنیوالی جرمن فوج کے تمام راستے مسدود کر دیئے ہیں۔ ٹیونس کی طرف پسپا ہوتی ہوئی جرمن فوج نے اتحادی فوجوں کے راستے میں روکاوٹ ڈالنے کے لئے تمام پل، سڑکیں۔ ریلوے لائنیں تباہ کر دی ہیں۔

ملبورن۔ ۳۰ نومبر۔ جنوب مغربی بحرالکاہل کے اتحادی ہیڈ کوارٹرز سے اعلان کیا گیا ہے۔ کہ ۲ جاپانی تباہ کن جہاز غرق ہو گئے۔ ان پر پانچ پانچ سو پونڈ وزنی بم گرائے گئے تھے۔ یہ جہاز بونا میں فوج اتارنا چاہتے تھے۔

واشنگٹن۔ ۳۰ نومبر۔ شمالی افریقہ کی آبادی کیلئے ۱۲½ لاکھ پونڈ کا سامان ادھار پٹہ کے ماتحت بھیجا جائیگا۔

پشاور۔ ۳۰ نومبر۔ ایران کے سابق وزیر اعظم آقائے محمد علی فروغی نے پنجشنبہ کی رات کو طہران میں انتقال کیا۔ رضا شاہ پہلوی کی دست برداری کے نازک ایام میں اور اس سے کئی ماہ بعد آپ وزیر اعظم رہے۔ آپ کے عہد کا مشہور واقعہ یہ ہے کہ ایران، انگلستان اور سوویٹ روس کا موجودہ میثاق معرض تکمیل میں آیا۔

ملبورن۔ ۳۰ نومبر۔ جرنیل میک آرتھر کے ہیڈ کوارٹرز سے اعلان کیا گیا ہے کہ آسٹریلیا کے مغرب میں آٹھ ہزار ٹن کے ایک تفریحی جرمن جہاز کو روک لیا گیا۔ اس کے جہازیوں نے جہاز کو خود ہی غرق کر دیا۔ اتحادی جہازوں نے ۷۵ جرمن ملاحوں کو گرفتار کر لیا۔

لنڈن۔ ۳۰ نومبر۔ "ڈیلی ایکسپریس" کے سیاسی نامہ نگار کی اطلاع ہے کہ لارڈ لنلتھگو وائسرائے ہند کے جانشین کا اعلان بہت جلد کر دیا جائے۔ وزیر اعظم کا انتخاب حیرت انگیز ہوگا۔ حکومت میں بھی بہت سی تبدیلیاں ہونگی۔

ماسکو۔ ۳۰ نومبر۔ سوویٹ ہائی کمانڈ نے اعلان کیا ہے کہ دریائے ڈان کے کنارے پر جرمنوں نے جو نئے مورچے بنائے تھے۔ روسیوں نے ان مورچوں کو توڑ دیا ہے۔ اور ۶۶ ہزار جرمن سپاہی گرفتار کر لئے ہیں۔ اور چودہ سو جرمن ٹینکوں۔ دو ہزار توپوں اور چار ہزار مشین گنوں پر قبضہ کر لیا ہے۔

لنڈن۔ ۳۰ نومبر۔ ہندوستان اور آسٹریلیا کے درمیان ہوائی آمد و رفت کا سلسلہ قائم کرنے کی تجویز حکومت آسٹریلیا کے زیر غور ہے۔ اس طرح دنیا کا آخری سمندر یعنی بحر ہند پاٹ دیا جائیگا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اس سلسلہ کو مشرق وسطی تک بھی وسعت دی جائے گی۔

نیویارک۔ ۳۰ نومبر۔ نیویارک ٹائمز کے نامہ نگار نے برن سے نیم سرکاری اطالوی ذرائع سے موصول شدہ اطلاع دی ہے کہ ہٹلر نے برچیسگیڈن میں اپنے اعلیٰ جرنیلوں کی ایک غیر معمولی کانفرنس بلائی جس میں شمالی افریقہ میں آئندہ لڑائی کے متعلق غور کیا گیا۔ روم کے جن باخبر حلقوں کا پہلے یہ یقین تھا کہ سکندریہ پر محوری فوجوں کا جلد ہی قبضہ ہونیوالا ہے۔ اب وہ کھلم کھلا پیشگوئی کر رہے ہیں کہ آئندہ چھ دن میں ٹیونس اور ٹریپولی سے تمام محوری فوجوں کو نکال لیا جائے گا۔

لنڈن۔ یکم دسمبر۔ جبوتی کے فرانسیسی محافظین کی بہت بھاری تعداد سرحد پار کر کے برٹش سمالی لینڈ میں داخل ہو گئی ہے۔ برٹش افسروں کی ان سے ملاقات ہو چکی ہے۔

لنڈن۔ ۳۰ نومبر۔ جرمن ریڈیو کا بیان ہے کہ مزید ہوائی حملوں کے خوف سے سیامی گورنمنٹ نے اپنی راجدھانی کے تمام باشندوں کو حکم دیا ہے کہ جن کی موجودگی ضروری نہیں وہ نکل جائیں۔

آنکھوں کا اثر عام صحت پر

آنکھوں کی بیماریاں صرف نظر سے تعلق نہیں رکھتیں۔ سر درد کے مریض سستی کے شکار۔ اعصابی تکلیفوں کا نشانہ بننے والے لوگ اصل میں آنکھوں کے مریض ہوتے ہیں۔ آنکھوں کی کمزوری کی وجہ سے ان کے اعصاب کمزور ہو جاتے ہیں۔ اور ہر قسم کی تکلیفیں شروع ہو جاتی ہیں۔ آج ہی "سرمہ ممیرا خاص" جو ہندوستان بھر میں مشہور ہو چکا ہے۔ خرید لیں۔ قیمت فی تولہ دو روپے۔ چھ ماشہ عہ۔ تین ماشہ ۱۰؍

ملنے کا پتہ دواخانہ خدمت خلق قادیان

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر۔ رحمت اللہ خان شاکر